© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

آج ہم قارئین برہان سے ایک ایسی شخصیت کا تعارف کرانا چاہتے ہیں جو سرتاپا اخلاص وعمل ہے اور جس نے چند سالوں میں ہی اتنا عظیم الشان کام کر دکھایا ہے کہ اتنی مدت میں جماعتیں بھی مشکل سے ہی کر سکتی ہیں یہ بزرگ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کاندھلوی ہیں جن کا عرصہ سے قیام سلطان نظام الدین اولیاء کی ایک مسجد میں ہے لیکن جن کے عمل کی وسعتیں دور دور پھیلی ہوئی ہیں۔ مولانا دیکھنے میں نحیف الجثہ اور پست قد وقامت کے انسان ہیں لیکن ان کا عزم کوہ آسا ہے۔ اسلام کی تبلیغ اور اس کی نشر و اشاعت کا جذبہ بیتاب پارہ بنکر مولانا کے دل میں متمکن ہوگیا ہے جس نے ان کی زندگی کو اور زندگی کی ہر ہر حرکت اور سکون کو تبلیغ کے لئے وقف کر دیا ہے۔ شہرت اور وجاہت کی طلب سے آپ کوسوں دور ہیں۔ لیڈرشپ یا قیادت کی مرعوب کن اصطلاحات سے آپ کو شدید نفرت ہے نہ آپ کی تحریک کا کوئی نام ہے اور نہ آپ کی جماعت کا کوئی لقب جس سے آپ میر یا رئیس کہلاتے ہوں نہ اخبارات میں پروپگنڈہ کا شوق ہے اور نہ بیانات شائع کرنے کی ہوس ہے۔ آپ نہ کسی رسالے کے مدیر ہیں اور نہ کسی ادارہ کے صدر۔ جسمانی عیش وآرام اور مادی آسائش وراحت کا غالباً حاشیۂ تصور میں بھی کبھی گذر نہ ہوتا ہوگا۔ بہت سادہ اور نہایت ہی مسکنت و درویشی کے ساتھ رہتے ہیں۔ پورے گھر کا اثاثہ مولانا شبلی کے اس شعر کا مصداق ہوگا۔

خاکساران جہانیم وز اسباب جہاں
بوریائیست کہ در کلبۂ احزاں داریم

پھر نہ آپ کی تحریر رعد و برق سے چشمک زن ہے اور نہ آپ کی تقریر میں طوفان باد و باراں کی شورشیں پنہاں ہیں لیکن جو بات کہتے ہیں درد سے کہتے ہیں جو لفظ منہ سے نکلتا ہے دل کی شعلہ وشی اور جگر کی بیتابی کا امین و رازدار ہوتا ہے اس بنا پر سننے والوں کی قوت سامعہ کو فصاحت و بلاغت کی پیاشی سے حظ اندوزی میسر ہو نہ ہو بہرحال ـــ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے پر نہیں طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

مولانا نے بغیر کسی کی مدد کے خدا کی ذات پر بھروسہ کر کے یکہ و تنہا تبلیغ کا کام میوات کے علاقہ سے شروع کیا جو لاکھوں مسلمانوں کی آبادی پر مشتمل ہے لیکن کثرتِ تعداد کے باوجود عام جہالت اور مشرکانہ رسوم وعادت کے رائج ہونے کی وجہ سے ان میں ۹۵ فیصدی مسلمان ایسے تھے جو صرف نام کے مسلمان تھے نہ ان کو کلمۂ تشہد کا علم تھا اور نہ وہ اسلام کے عام عقائد و اعمال سے کوئی دور کا بھی واسطہ رکھتے تھے۔ کھانا پینا، شادی بیاہ کے رسوم اور خوشی اور غم کی تقریبات سب میں مشرکانہ اور قطعاً غیر اسلامی رنگ نمایاں تھا۔ پھر انھیں میں بعض بعض خاندان تو ایسے تھے جن کے مردوں اور عورتوں کے نام بھی اسلامی نہ تھے۔ آریہ سماجی مبلغین جس طرح آگرہ کے گرد و نواح میں ملکانوں میں اپنے مذہب کی تبلیغ بڑے زور شور سے کر رہے تھے اسی طرح انھوں نے اپنی تگ و دو کے لئے دہلی کے قرب و جوار میں علاقہ میوات کو بھی منتخب کر رکھا تھا۔ اسی زمانہ میں ایک دن مولانا محمد الیاس صاحب کو اپنے وطن کاندھلہ میں اطلاع ملی کہ میوات کا ایک خاندان فلاں تاریخ کو آریہ سماجیوں کی تبلیغ اور ان کی تحریص و ترغیب سے مرتد ہونے والا ہے۔ مولانا یہ سنکر بے قرار ہو گئے اور تن تنہا یا دو ایک ساتھیوں کے ساتھ فوراً اس مقام پر پہنچے اور آخر کار بڑے قصہ قضیہ کے بعد اس خاندان کو ارتداد سے بچانے میں کامیاب ہو گئے۔ اس تقریب سے مولانا کو میوات کی عام مسلمان آبادی کی مذہبی بوالعجبی اور دینی ابتری کا بھی علم ہو گیا اور آپ نے اسی وقت فیصلہ کر لیا کہ آپ اپنی زندگی پوری یکسوئی کے ساتھ تبلیغ کے لئے ہی وقف کر دیں گے۔ اس عزم کے ماتحت آپ نے گاؤں در گاؤں اور قریہ بقریہ میوات کا دورہ شروع کیا۔ اور جیسا کہ شروع شروع میں ہر مبلغ کو پیش آتا ہے۔ آپ کو بھی بڑی بڑی دقتوں اور دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن آپ ان سب کا مقابلہ بڑی پامردی اور ہمت و استقلال سے کرتے رہے اور شہرت و پروپیگنڈہ کی دنیا سے دور۔ بہت دور۔ شدید ترین مقاومتوں اور رکاوٹوں کے باوجود جس کا راہم کا بیڑا اٹھایا تھا اسے برابر انجام دیتے رہے۔ جو خدا کے لئے اپنی زندگی وقف کر دیتا ہے خدا اس کو عمل و فعل میں برکت دیتا اور اسے کامیاب کرتا ہے۔ مولانا کی ان کوششوں اور قابلِ صد رشک قربانیوں کا نتیجہ یہ ہے کہ آج اسی علاقہ میں ہزاروں دینی مکاتب قائم ہیں جہاں لڑکوں اور لڑکیوں کو مذہبی تعلیم دی جاتی ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور ایک لاکھ سے زیادہ میواتی عقیدۂ عمل کے اعتبار سے اس درجہ پکے مسلمان بن گئے کہ اسلام کی کسی ادنیٰ خدمت کے لئے بھی وہ جان ومال کی قربانی دینے میں پس وپیش نہیں کرسکتے جو میواتی کلمۂ تشہد تک سے ناآشنا تھے آج ان میں اچھے اچھے عالم دینیات پیدا ہو رہے ہیں۔ عورتوں تک میں حفظ قرآن اور دینیاتی تعلیم کا چرچا ہے۔ مولانا نے اب انھیں لوگوں میں مردوں اور عورتوں کی ایسی مبلغ جماعتیں پیدا کردی ہیں جو مولانا کی نگرانی میں اور آپ کے ارشاد وہدایت کے مطابق آس پاس کے اور دور ودراز کے مختلف علاقوں میں اپنی اپنی باری پر تبلیغ کے لئے جاتے ہیں۔ مرد مردوں میں تبلیغ کرتے ہیں اور عورتیں عورتوں میں جہاں ضرورت سمجھتے ہیں ایک دینی مکتب بھی قائم کردیتے ہیں اور ایک ایسے عالم کا انتظام کردیتے ہیں جو وہاں کے لوگوں کو مستقلاً ارکان وشعائر اسلام کی تعلیم وتلقین کرتا رہے۔

قارئین برہان کو معلوم ہے۔ برہان بڑی سے بڑی شخصیت کی تعریف یا مدح گستری میں بھی صد درجہ کوتاہ قلم واقع ہوا ہے لیکن آج ہم نے مولانا محمد الیاس صاحب اور ان کے خالص دینی اور اسلامی کارنامہ کی نسبت جو یہ سطور تحریر کی ہیں ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ جو نوجوان آج اسلامی خدمت کے جذبات سے سرشار ہیں اور جو دین کو سربلند وسرفراز دیکھنے کی آرزو میں کبھی "خاکسار تحریک" کا دامن پکڑتے ہیں اور کبھی پٹھان کوٹ کی اسلامی جماعت کی طرف پُر امید نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور کبھی علیگڈھ کی اسلامی جماعت کو اپنے درد کا درماں سمجھنے لگتے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ سب جماعتیں سراب ہیں۔ آب نہیں پیتل ہیں سونا نہیں ہیں۔ کام کا ٹھیک طریقہ اور صحیح راہِ عمل وہی ہے جس پر حضرت مولانا محمد الیاس صاحب گامزن ہیں۔ مولانا کا مشن نہ حکومت کے خواب دکھا کر نوجوانوں کو فریفتہ کرتا ہے اور نہ فوجی لباس پہنوا کر سڑکوں اور بازاروں میں اپنے تن وتوش اور موزوں قامتی کا مظاہرہ کرانا ہے۔ آپ کی دعوت وہی ہے جس کی طرف قرآن نے پکارا اور جس کو لیکر نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے پھر یہ دعوت جس خلوص۔ ایثار۔ جاں فروشی اور تن دہی کے ساتھ ہونی چاہیے اس زمانہ میں مولانا موصوف ان تمام صفات کے پیکر ہیں۔ اس بنا پر جو مسلمان شہرت ووجاہت طلبی سے دور رہتے ہوئے خالصۃً لوجہ اللہ اسلامی تنظیم اور دینی تبلیغ واشاعت کا کام کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے اس سے بہتر کوئی اور صورت نہیں ہے کہ مولانا سے وابستہ ہوجائیں اور آپ کی نگرانی میں آپ کی ہدایت اور ارشاد کے مطابق کام کریں۔ ع

کام کرنے کا یہی ہے تمہیں کرنا ہے یہی

© rasailojaraid.com